س 2017 اسلام میں عورتوں کے حق وراثت کی ایک تفصیلی شذرہ قلم بند کریں؟

1۔ تعارف
2۔ وراثت کا حق
3۔ ملکیت اور جائیداد کا حق
4۔ اسلام میں حق وراثت کی تقسیم
5۔ وراثت میں عورت کا حصہ
6۔ وراثت میں عورتوں کو حقوق سے محروم رکھنے کی کوشش
7۔ عورت کے وراثتی حقوق کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات
8۔ خلاصہ

اسلام میں عورتوں کے حق وراثت:

1۔ **تعارف:** اسلام نے عورتوں کو وہ حقوق عطا کیے ہیں جو کسی اور مذہب یا نظام میں نظر نہیں آتے خصوصاً وراثت کے معاملے میں۔ اسلام سے پہلے عورتوں کو نہ صرف وراثت کے حق سے محروم رکھا جاتا تھا بلکہ انہیں مال و جائیداد کی حیثیت سے دیکھا جاتا تھا۔ قرآن مجید نے واضح احکامات کے ذریعے عورت کو نہ صرف وراثت بلکہ ملکیت اور جائیداد کا مکمل حق دیا چاہے وہ بہن ہو، بیٹی ہو، بیوی ہو یا ماں۔ ان احکامات کا مقصد عورت کو معاشی تحفظ فراہم کرنا اور معاشرتی عدل و انصاف کو یقینی بنانا ہے۔ ان حقوق کی عملدرآمد آج کے دور میں بھی انتہائی ضروری ہے تاکہ عورتیں اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنے حقوق حاصل کر سکیں اور معاشرہ حقیقی معنوں میں توازن اور انصاف پر قائم ہو۔

ج: وراثت کا حق

قرآن و سنت میں وراثت کے احکامات:

اسلام نے عورتوں کو وراثت میں حصہ دینے کا حکم دیا ہے جو کہ قرآن و سنت کی بنیاد پر واضح ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت دونوں کے حقوق کو بیان کیا ہے اور وراثت کے معاملات میں عدل و انصاف کو یقینی بنایا ہے۔

قرآن مجید میں وراثت کے احکامات:

سورۃ النساء آیت: 7

"للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون مما قل منه او کثر نصیبا مفروضا"

مفہوم:

"مردوں کے لیے اس مال میں سے حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، اور عورتوں کے لیے بھی اس مال میں سے حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ داروں نے چھوڑا ہو خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ، یہ حصہ مقرر ہے"

حدیث میں وراثت کے احکامات:

رسول ﷺ نے فرمایا:

"ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث"

مفہوم:

"اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق

حق دیا ہے، لہٰذا وارث کے لیے وصیت نہیں" (صحیح بخاری)

قرآن وحدیث دونوں نے اصولی طور پر مرد اور عورت دونوں وراثت میں اپنا اپنا حصہ لینے کے حق دار ہیں اور کوئی شخص انہیں ان کے حق سے محروم نہیں کر سکتا

3: ملکیت اور جائیداد کا حق:

اسلام نے عورت کو اس کے مال اور جائیداد پر مکمل اختیار دیا ہے، یعنی وہ اپنے مال کو کسی بھی جائز طریقے سے خرچ محفوظ یا تجارت کر سکتی ہے اور نہ صرف خود کما سکتی ہے بلکہ وراثت کے تحت حاصل ہونے والی املاک کی مالک بھی بن سکتی ہے قرآن مجید میں عورت کے اس حق کی وضاحت موجود ہے۔

"للرجال نصیب مما اکتسبو وللنساء نصیب مما اکتسبن" (النساء: 32)

مفہوم:

"مردوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا"

4: اسلام میں حق وراثت کی تقسیم:

اسلام میں وراثت کی تقسیم کا ایک منظم اور عادلانہ نظام

موجود ہے جو قرآن و سنت کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے۔ جس میں ہر وارث کا حصہ مقرر ہے۔ جس میں بیٹے کو بیٹی کے مقابلے میں دوگنا حصہ ملتا ہے، جبکہ بیوی کو شوہر کی وراثت میں سے چوتھائی یا آٹھواں حصہ دیا جاتا ہے۔ اس بات پر منحصر ہے کہ اولاد ہے یا نہیں۔ والدین اور اولاد کے درمیان بھی مخصوص حصے تقسیم کیے جاتے ہیں۔ اس نظام کا مقصد وارثین کے درمیان انصاف کو یقینی بنانا اور ہر شخص کو اس کا حق دینا ہے، تاکہ معاشرتی ناہمواریوں کا خاتمہ ہو سکے۔

بیٹے کو بیٹی کے مقابلے میں دوگنا حصہ کیوں؟

اسلام میں بیٹے کو بیٹی کے مقابلے میں دوگنا حصہ ملنے کی وضاحت قرآن مجید میں کی گئی ہے۔ **سورۃ النساء، آیت ۱۱** میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"للذکر مثل حظ الانثیین"

مفہوم:

"مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے"

یہ حکم اس لیے ہے کہ مردوں کو خاندان کی مالی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانا پڑتا ہے، جیسے نفقہ اور دیگر اخراجات، جبکہ خواتین کی مالی ذمہ داریوں کو کم کر سمجھا گیا ہے۔ اس اصول کے ذریعے مالی توازن اور انصاف کو برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

5: وراثت میں عورت کا حصہ

اسلام میں

وراثت میں عورت کا حصہ قرآن و سنت کے ذریعے واضح طور پر تعین کیا گیا ہے۔ عورتوں کو وراثت میں حق دار بنایا گیا ہے۔ تاکہ وہ اپنے خاندان میں مالی حقوق حاصل کر سکیں، اور اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ ہر وارث کو اس کا جائز حق ملے۔

(i) بیوی کی حیثیت سے حق: اگر اولاد ہو تو بیوی کو آٹھواں حصہ ملتا ہے۔ اگر اولاد نہ ہو تو بیوی کو بھی چوتھائی حصہ ملتا ہے۔ قرآن مجید کی سورہ النساء آیت 12 میں فرمایا گیا۔

"ولهن الربع مما تركتم ان لم يكن لكم ولد"

مفہوم:

"اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو بیوی کو وراثت میں چوتھائی حصہ ملے گا اور اگر اولاد ہو تو آٹھواں حصہ ملے گا"

(ii) بیٹی کی حیثیت سے حق:

بیٹی کو وراثت میں نصف حصہ ملتا ہے، اور اگر صرف بیٹی ہو تو اسے آدھا حصہ ملتا ہے۔ بیٹی کا وراثت میں حصہ سورہ النساء، آیت 11 میں بیان کیا گیا ہے۔

مفہوم:

"اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں دو تہائی ملے گا، اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اسے کل مال میں سے نصف حصہ ملے گا۔"

یہ اس صورت میں ہے جب ان کا کوئی بیٹا نہ ہو۔ اگر بیٹا ہو تو اسے دو حصے ملے گے اور بیٹی کو ایک حصہ۔

(iii) بہن کی حیثیت سے حق: بہنیں تین قسم کی ہیں

1) عینی بہن، یعنی جو ماں باپ دونوں میں شریک ہو
2) اخیافی بہن، جو صرف ماں میں شریک ہو، باپ مختلف ہوں
3) علاتی بہن، جو صرف باپ میں شریک ہو، ماں مختلف ہوں

⇐ اگر میت (چاہے مرد ہو یا عورت) اس کا نہ تو کوئی اولاد ہو اور نہ ہی والدین زندہ ہوں اور اس کی کوئی اخیافی بہن ہو تو اس کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر ایک سے زیادہ ہو تو سب ایک تہائی میں شریک ہوں گی

⇐ اگر ایک عینی یا علاتی بہن ہو تو اس کو نصف حصہ ملے گا اور اگر ایک سے زیادہ ہو تو دو تہائی حصہ ملے گا۔

(iv) ماں کی حیثیت سے حق:

ماں کا وراثت میں حصہ سورۃ النساء، آیت ۱۱ میں ہے:

"وانا کانت ولدتا فلمن الثلث"

مفہوم:

"اگر میت کے بچے ہوں تو ماں کو وراثت میں چھٹا حصہ ملے گا، اور اگر بچے نہ ہوں تو تہائی حصہ ملے گا"

6: وراثت میں عورتوں کو حقوق سے محروم رکھنے کی کوشش:

وراثت میں عورتوں کو حقوق سے محروم رکھنے کی کوشش معاشرتی اور شرعی دونوں لحاظ سے غیر منصفانہ ہیں۔ قرآن پاک نے عورتوں کو وراثت میں حصہ دینے کا حکم دیا ہے، اور اس سے انکار کرنا نہ صرف ایک گناہ ہے بلکہ یہ ایک

CamScanner

بنیادی انسانی حق کی خلاف ورزی بھی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض معاشرتی روایات اور رواجوں کی بنا پر عورتوں کو ان کے مالی حق سے محروم رکھا جاتا ہے۔ جس سے ان کی زندگی میں مالی عدم استحکام اور ناانصافی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح کے اقدامات خاندانوں میں دوریوں کا باعث بنتے ہیں۔ اور خواتین کی ترقی میں رکاوٹ ڈال کر معاشرتی ترقی کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق عورتوں کے وراثتی حقوق کی مکمل پاسداری کی جائے۔ تاکہ معاشرے میں انصاف اور برابری کا فروغ ہو سکے

7: عورت کے وراثتی حقوق کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات:

عورت کے وراثتی حقوق کے لیے حکومت اور دینی علماء کو مشترکہ طور پر اقدامات کرنے جائیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ایسے قوانین بنائے جائیں۔ اور ان پر عمل کیا جائے جو عورت کے حقوق کی حفاظت کریں۔ عوام کو اس بارے میں آگاہی دینا اور علماء کو اپنے خطبات میں عورتوں کے وراثتی حقوق کے بارے میں واضح طور پر بتانا چاہیے عدالتوں کو بھی چاہیے کہ وہ وراثتی مقدمات کو جلدی اور انصاف کے ساتھ نمٹائیں، تاکہ عورتوں کو ان کا حق مل سکے۔

خلاصہ

اسلام میں عورتوں کے حق وراثت کو نہایت اہمیت دی گئی ہے جس کا مقصد عورت کی مالی خودمختاری اور اس کے حقوق کا تحفظ ہے۔ قرآن مجید میں واضح احکامات موجود ہیں جو عورت کو ماں، بیوی، بیٹی اور بہن کے طور پر وراثت میں حق دیتے ہیں۔ اسلام نے عورت کو وراثت میں حصہ دے کر اسے مردوں کے برابر مالی تحفظ فراہم کیا ہیں، جبکہ بعض معاشرتی و ثقافتی روایات اس کے برعکس چل رہی ہے۔ آج بھی بہت سے معاشروں میں عورتوں کو وراثت سے محروم رکھنے کی کوشش کی جاتی ہیں، جو اسلام کے اصولوں اور تقاضوں کے خلاف ہیں۔ اس ناانصافی کو ختم کرنے کے لیے حکومت، دینی علماء اور معاشرتی اداروں کو مل کر کام کرنا ہوگا تاکہ عورت کو اس کا جائز حق مل سکے۔ قوانین کے نفاذ، عوامی آگاہی، اور علماء کی رہنمائی کے ذریعے عورتوں کے وراثتی حقوق کو یقینی بنایا جا سکتا ہے جس سے معاشرتی توازن اور عدل و انصاف کا قیام ممکن ہوگا۔